49008 ـ سفر سے واپس آنے والے مسافر پر کھانے پینے سے رکنا لازم نہیں

سوال

میں سفر میں تھا، اور سفر کی بنا پر روزہ نہیں رکھا، پھر میں اپنے شہر واپس آیا تو میرا روزہ نہیں تھا، تو کیا میرے لیے اپنے شہر میں کھانا پینا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس مسافر واپس پلٹ آئے اور اس کا روزہ نہ ہو، یا پھر عورت حیض سے پاک ہو جائے، یا مریض دن میں شفایابی حاصل کر لے تو اس دن کے باقی حصہ میں اس کے لیے کھانے پینے سے رکنا لازم ہے یا نہیں اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے ؟

جمہور علماء کرام کے ہاں اگر تو کھانے پینے سے رکنا لازم نہیں، کیونکہ انہوں نے عذر کی بنا پر روزہ نہیں رکھا تھا.

لیکن وہ ان لوگوں کے سامنے اعلانیہ طور پر نہیں کھائیں گے جنہیں ان کے عذر کا علم نہیں، تا کہ ان کے متعلق سوء ظن کا باعث نہ بنے.

دیکھیں: المجموع (6 / 167 ـ 173).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی " المغنی " میں رقمطراز ہیں:

" جس شخص کے لیے ظاہر اور باطنی طور پر دن کے شروع میں روزہ نہ رکھنا مباح ہو مثلا حائضہ ا ور نفاس والی عورت، اور مسافر، بچہ، مجنون و پاگل، کافر، اور مریض، جب دن کے دوران ان کا عذر زائل ہو جائے تو حائضہ اور نفاس والی عورت پاك ہو جائے، اور مسافر مقیم، اور بچہ بالغ ہو جائے، اور مجنون عقلمند، اور کافر اسلام قبول کر لے، اور بے روزہ مریض شفایاب ہو جائے تو اس میں دو روایتیں ہیں:

پہلی: ان کے لیے دن کا باقی حصہ بغیر کھائے پیئے گزارنا لازم ہے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے.

دوسری روایت: ان پر کھانے پینے سے رکنا لازم نہیں، امام مالك، امام شافعی رحمہم اللہ کا یہی قول ہے، اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ: جس نے دن کی ابتدا میں کھایا تو وہ دن کے آخر میں بھی کھائے" اھـ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میں نے سنا ہے کہ آپ نے یہ فتوی دیا ہے کہ: جب حائضہ عورت رمضان میں دن کے وقت پاك ہو جائے تو وہ کھا پی سکتی ہے اور دن کا باقی حصہ کھانے پینے نہ رکے، اور اسی طرح مسافر بھی جب دن میں اپنے شہر واپس آجائے تو کیا یہ صحیح ہے ؟ اور اس کی وجہ کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" جی ہاں، آپ نے جو کچھ سنا ہے کہ میں نے یہ کہا ہے جب حائضہ عورت دن کے دوران پاك ہو جائے تو اس پر کھانے پینے سے رکنا واجب نہیں، اور اسی طرح جب مسافر سفر سے واپس پلٹ آئے، تو میری طرف سے یہ کلام صحیح ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ تعالی کی ایك روایت یہی ہے، اور امام مالك اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کا بھی مسلك یہی ہے.

اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ: (جس نے دن کے پہلے حصہ میں کھایا وہ دن کے آخری حصہ میں بھی کھائے).

اور جابر بن یزید (یہ ابو شعثاء تابعین میں سے ایك فقیہ و امام ہیں) رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ وہ سفر سے واپس آئے تو انہوں نے اپنی بیوی کو دیکھا کہ وہ اسی دن حیض سے پاك ہوئی ہے، تو انہوں نے اس سے جماع کیا یہ دونوں اثر المغنی میں ذکر کیے گئے ہیں، اور ان کا کوئی تعاقب نہیں کیا گیا.

اوراس لیے بھی کہ کھانے پینے سے رکنے کا کوئی فائدہ نہیں، کیونکہ اس دن کا روزہ تو اسی وقت صحیح ہو گا جب فجر سے رکھا گیا ہو.

اور اس لیے بھی کہ رمضان کا علم ہونے کے باوجود ان کے لیے دن کےاول میں ظاہری اور باطنی طور پر کھانا پینا مباح کیا گیا ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے تو طلوع فجر سے ممانعت کی ہے، اور ان لوگوں پر اس وقت روزہ واجب نہیں تھا، تو کھانے پینے سے رکنے کے حکم میں بھی نہیں آتے.

اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالی نے مسافر پر چھوڑے ہوئے روزوں کے بدلے دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنا واجب کیا ہے، اور اسی طرح حائضہ عورت پر بھی، اور اگر ہم ان پر کھانا پینے سے رکنا واجب کریں تو اس پر ہم نے اللہ تعالی سے واجب کردہ سے زیادہ کو واجب کر دیا؛ کیونکہ اس وقت ہم اس پر اس دن کی قضاء کے ساتھ دن کا باقی حصہ کھانے پینے سے رکنا بھی واجب کر رہے ہیں، تو اس طرح ہم نے اس پر دو چیزیں واجب کیں حالانکہ صرف ایك چیز ان ایام کی قضاء واجب ہے جس کے روزے نہیں رکھے، اور یہ عدم وجوب کی ظاہر ترین دلیل ہے.... لیکن اگر اس سے خرابی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اعلانیہ طور پر نہ کھائے پیئے" اھ

دیکھیں: فتاوی الصیام صفحہ نمبر (102).

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں کہتے ہیں:

" جب مسافر رمضان میں دن کے دوران سفر سے واپس پلٹ آئے اور اس نے روزہ نہ رکھا ہو اور اپنی بیوی کو دن کے دوران حیض یا نفاس سے پاک پائے یا بیماری سے اس کی بیوی دن میں شفایاب ہو گئی ہو اور اس نے روزہ نہ رکھا ہو تو وہ اس سے ہم بستری کر سکتا ہے، ہمارے نزدیك بغیر کسی اختلاف کے اس پر کوئی کفارہ نہیں " اھـ

دیکھیں: المجموع للنووی (6 / 174).

واللہ اعلم .